BUJIS
BAHRIA UNIVERSITY JOURNAL OF ISLAM AND SOCIETY
pISSN No: 3105-9988 eISSN No: 3105-9996
Volume: 02, Issue: 01 (Jun 2026)
Email: bujis.bukc@bahria.edu.pk.com
Website: www.bujis.bahria.edu.pk
DEPARTMENT OF ISLAMIC STUDIES, BAHRIA UNIVERSITY KARACHI CAMPUS

State Responsibilities in Educating and Training Society on the Productive Use of Social Media: An Analytical Study in the Light of Seerah un-Nabi ﷺ

سوشل میڈیا کے مفید استعمال کی تعلیم وتربیت میں ریاستی ذمہ داریاں: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

Fatima Haneef[1]
[1] Researcher, Markaz al-Hareem & Graduate, University of Karachi, Karachi, Sindh, Pakistan.
salsabeelamohammadi727@gmail.com

ABSTRACT

The rapid evolution of modern technology has made social media an indispensable part of contemporary life, transforming the world into a global village. While it serves as a powerful tool for education, commerce, and social connection, its unregulated usage has triggered severe societal crises, including misinformation, hate speech, cybercrimes, and psychological challenges. Mitigating these issues requires systematic education on constructive social media usage—a fundamental responsibility of the state. Islam provides universal principles capable of addressing the challenges of every era. The Seerah (biographical legacy) of Prophet Muhammad (ﷺ) serves as the ultimate model for modern socio-technological governance, demonstrating that a successful state must prioritize the moral training (Tarbiyah) and ethical development of its citizens. This research analyzes the responsibilities of the state in fostering productive digital literacy, drawing directly from Prophetic principles. Adopting an analytical approach, the study proposes pragmatic, actionable policy frameworks. The paper is structured around four key themes like: 1. The definition, types, and impacts of social media. 2. Parameters of constructive social media usage in light of the Seerah 3 .(ﷺ). State responsibilities in digital governance guided by Prophetic ideals. & 4. Actionable conclusions and policy recommendations. Ultimately, this study offers a blueprint for state institutions to cultivate a morally responsible and digitally literate society.

Article Information
Received
May 25, 2026
Revised
June 25, 2026
Accepted
June 25, 2026
Published
June 30, 2026

Keywords:
Social Media, State Responsibility, Seerah un-Nabi, Digital Literacy, Digital Governance

Funding
This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

1-موضوع کا تعارف

سوشل میڈیا معاصر ایجادات میں سے ایک ایسی ایجاد ہے جو عصرِ حاضر میں معاشرے کا ایک لازمی اور ناگزیر حصہ بن چکا ہے۔ یہ زندگی کے ہر پہلو میں سرایت کر کے متاثر کر رہا ہے۔ یہ محض ایک مواصلاتی ذریعہ نہیں، بلکہ تعلیم، تجارت، سیاست، ثقافت، اور سماجی روابط کے فروغ کا ایک مؤثر وسیلہ ہے۔ عصر حاضر میں موجود سوشل میڈیا کی یلغار نے ہر کس وناکس کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ اس میڈیا نے جغرافیائی سرحدوں کو توڑ کر ساری دنیا کو ایک عالمی معاشرے (Global village) میں تبدیل کر دیا ہے۔ تاہم! اس کے بے ہنگم اور غیر منظم استعمال کے نتیجے میں متعدد مسائل جنم لے چکے ہیں۔ ان مسائل کا حل سوشل میڈیا کے تعمیری استعمال کی تعلیم میں مضمر ہے، جو ریاست کی ایک اہم ذمے داری ہے۔

اسلام ہمیں ہر دور کی تحدیات سے نبرد آزما ہونے کے رہ نما اصول فراہم کرتا ہے۔ اسلام نے مختلف شعبۂ ہائے زندگی کی تمام تر جزئیات کے لیے اگرچہ قوانین وضع نہیں کیے، لیکن ایسے اصول وضوابط واضح کیے ہیں جو زندگی کی ہر راہ ہموار کرنے میں مدد ومعاون ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی پاکیزہ سیرت ہمارے لیے ایک کامل نمونہ اور مشعلِ راہ ہے۔ جس سے ہم جدید دور کے مسائل کے حل کے لیے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنے عہد میں جن بنیادی اصولوں پر تعلیم وتربیت کا نظام استوار فرمایا، وہ آج بھی سوشل میڈیا کے مفید استعمال کی تعلیم و تربیت کے لیے رہ نما اور قابلِ عمل ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ مبارکہ اس بات کی نظیر ہے کہ ایک کامیاب ریاست وہی ہوتی ہے جو اپنے باشندوں کی تعلیم، تربیت، اور اخلاقی اقدار کو فروغ دے۔ لہٰذا ریاست کو چاہیے کہ سوشل میڈیا کو مثبت تبدیلی کا ذریعہ بنانے کے لیے ایسی پالیسیاں مرتب کرے جو علم، اخلاقیات اور فلاحی اقدار کو تقویت دیں، تاکہ ایک مہذب اور ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل پا سکے۔

اس مقالے میں ہم سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کی تعلیم وتربیت اور اس کے فروغ میں ریاستی ذمے داریوں کا تذکرہ کریں گے، ہماری کوشش ہوگی کہ فقط ایسے اقدامات کی جانب ہی رہ نمائی کی جائے جن کا عملی نفاذ ممکن ہو۔

2-سوشل میڈیا کا ارتقا اور معاصر اہمیت اور پاکستانی صارفین

سوشل میڈیا کا سفر 1970ء کی دہائی میں ای میل اور ابتدائی چیٹ سافٹ ویئرز سے شروع ہوا، جسے 1979ء میں

OPEN ACCESS
Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

یوزنیٹ نے مزید فروغ دیا۔ 1970ء میں 'سکس ڈگریز' نے پہلے حقیقی سوشل نیٹ ورک کی بنیاد رکھی، جس کے بعد 2002ء سے 2010ء کے دوران فیس بک، ٹویٹر، انسٹاگرام اور لنکڈ اِن جیسے پلیٹ فارمز وجود میں آئے۔[1] ان ابتدائی تجربات اور تکنیکی ارتقا نے جدید سوشل میڈیا کی راہ ہموار کی، جس نے آج دنیا بھر میں مواصلات کے ذرائع کو مکمل طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ آج سوشل میڈیا کے فعال صارفین کی تعداد 5.54 ارب تک پہنچ چکی ہے،[2] جہاں مختصر ویڈیوز اور پیغام رسانی کی ایپس (Apps) نے انفرادی اور اجتماعی ابلاغ کے نئے راستے کھول دیے ہیں۔[3]

سوشل میڈیا انسانی مواصلات میں ایک انقلابی موڑ ہے، جس نے عام آدمی کو معلومات کا اشاعتی ادارہ یعنی پروڈیوسر بنا کر عوامی رائے سازی اور سماجی تحریکوں میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ یہ ایک دودھاری تلوار ہے جس نے سیاست، معاشیات اور تعلیم سمیت ہر شعبۂ زندگی میں بنیادی تبدیلیاں پیدا کی ہیں، جہاں پڑھنے کے بجائے محض دیکھنے اور سننے سے پیغام لاکھوں تک پہنچ جاتا ہے۔ دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق اس کے مفید استعمال اور اخلاقی نظام کی بقا کے لیے ذمہ دارانہ رویہ اختیار کرنا ناگزیر ہے۔ "عرب اسپرنگ" سے لے کر "طوفان الاقصیٰ" تحریک تک، سوشل میڈیا نے عوامی احتجاج اور سماجی تبدیلی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس نے کسی بھی فرد کو معلومات کا کنزیومر (Consumer) ہی نہیں، بلکہ پروڈیوسر (Producer) بھی بنا دیا ہے۔[4] اس کے مفید استعمال سے انسان کی زندگی آسان ہو سکتی ہے، جب کہ اس کے غلط استعمال سے سماجی اور اخلاقی نظام درہم برہم ہو سکتا ہے۔ دور حاضر کے تقاضوں سے عہدہ برا ہونے کے لیے سوشل میڈیا کو ذمے داری سے استعمال کرنا بہت اہم ہے۔

سوشل میڈیا ان ویب سائٹس اور آن لائن پلیٹ فارمز پر صارفین کو مواد تخلیق کرنے، شیئر کرنے اور دوسروں کے ساتھ تعامل کرنے کی سہولیات میسر ہوتی ہیں۔ ان سہولیات پر مشتمل یہ پلیٹ فارمز زندگی کے تمام ہی چھوٹے بڑے شعبوں میں استعمال ہوتے ہی، جن میں: صارف کا تیار کردہ مواد کی ترسیل و اشاعت (Publication of the content)،

[1] "Social Media Timeline," n.d., https://historytimelines.co/timeline/social-media.

[2] "Social Networks," Statista, n.d., https://www.statista.com/topics/1164/social-networks.

[3] "Social Media," Encyclopaedia Britannica, n.d., https://www.britannica.com/topic/social-media.

[4] Dr. Shamsuddin, Ablagh-e-Aama Ki Nayi Jehtein (Muqtadra Qaumi Zaban, 2009).

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

تعامل،(Interactivity)،روابط کاری(Connectivity)،ذاتی سرگرمیاں(Personalization)،فوری ابلاغ واطلاع(Real Time Communication) وغیرہ شامل ہیں۔ان خصوصیات کی وجہ سے سوشل میڈیا نے تیزی سے مقبولیت حاصل کی اور آج دنیا بھر میں 5.56 ارب سے زائد لوگ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کا استعمال کرتے ہیں۔[5] معروف اور زیادہ مستعمل سوشل میڈیا کے پلیٹ فارمز میں فیس بک، ٹویٹر، انسٹا گرام، لنکڈ اِن، اسنیپ چیٹ، واٹس ایپ، ٹک ٹاک وغیرہ شامل ہیں۔[6] ان کے صارفین کی جزوی تفصیلات درج ذیل چارٹ میں واضح کی گئی ہیں۔[7]

Fig 1.

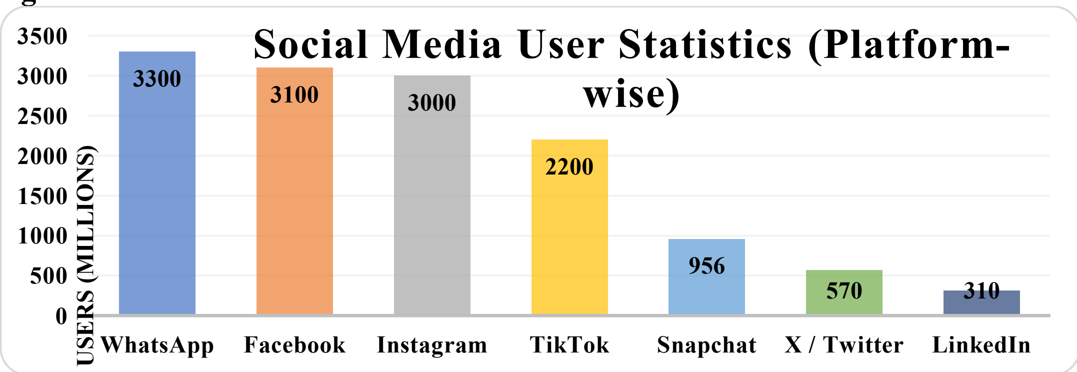

پاکستان میں سوشل میڈیا پلیٹ فارم استعمال کرنے والوں کی تعداد کم و بیش سات کروڑ ہے۔ٹیلی کمیونیکشن اتھارٹی (پی ٹی اے)رپورٹ کے مطابق جنوری 2024ء تک فیس بک صارفین کی تعداد 6 کروڑ 4 لاکھ،(اور فیس بک کے مرد صارفین 76 فیصد اور خواتین صارفین 24 فیصد ہیں)،یوٹیوب صارفین کی تعداد 7 کروڑ 17 لاکھ (جن میں مرد صارفین 72 فیصد اور خواتین صارفین 28 فیصد ہیں)،ٹک ٹاک صارفین کی تعداد 5 کروڑ 44 لاکھ (مرد ٹک ٹاک صارفین 78 فیصد،خواتین ٹک ٹاک صارفین 22 فیصد ہیں)،انسٹا گرام صارفین کی تعداد 1 کروڑ 73 لاکھ (جن میں مرد صارفین 64 فیصد،خواتین صارفین 36 فیصد)ریکارڈ کی گئی ہے۔[8] سن 2026 میں اس تعداد میں

[5] "Social Networks."

[6] Bharat Dhiman, "Ethical Issues and Challenges in Social Media: A Current Scenario," J.C. Bose University of Science and Technology, October 30, 2023.

[7] "Social Networks."

[8] "Pakistan Telecommunication Authority (PTA)," n.d., https://www.pta.gov.pk/.

OPEN ACCESS
Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

اضافہ آیا ہے جس میں عالمی مواصلات پر تجزیہ اور شماریات جمع کرنے والے اداروں کی جانب سے پاکستانی صارفین کی تعداد پیش کی گئی ہے۔ پلیٹ فارم کے لحاظ سے یہ تعداد درج ذیل چارٹ میں واضح کی گئی ہے۔[9]

Fig 2.

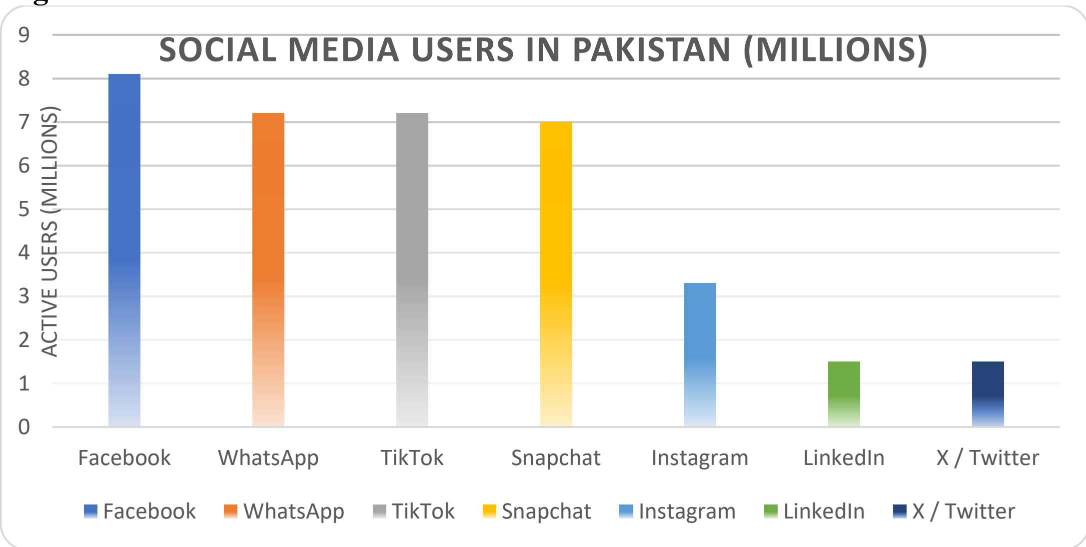

3-سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں سوشل میڈیا کا مثبت استعمال

سوشل میڈیا کے ساتھ اتنے زیادہ پاکستانی صارفین کا جڑا رہنا یقیناً ایک توجہ طلب امر اور اپنے اندر اہمیت رکھتا ہے کہ ان صارفین کے استعمال کو مثمر اور مفید بنایا جائے۔ اس سلسلے میں سوشل میڈیا کے استعمال کی صورتوں کا سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے استعمال کے متعدد افادہ عام کے پہلو ممکن ہوسکتے ہیں جن کی اصل قرآن و سنت اور سیرت طیبہ میں موجود ہے۔ درج ذیل اہم ترین پہلوؤں کی طرف فقط اشارہ کیا جارہا ہے ان کے تفصیلی دلائل مطالعہ حاشیہ میں موجود کتب کی طرف رجوع کرکے کیا جاسکتا ہے:

[9] City42, Pakistan Social Media Users Statistics 2023, 2023, https://www.city42.tv/08-Jun-2023/108511

۲۰۲۳ میں اقتصادی سروے کے مطابق پاکستان میں سب سے زیادہ یوٹیوب، سب سے کم ٹوئٹر کے صارفین ہیں ملک میں انٹرنیٹ یوزرز کی تعداد 8 کروڑ 73 لاکھ جبکہ موبائل رکھنے والوں کی تعداد 19 کروڑ 18 لاکھ تک پہنچ گئی۔ سروے کے مطابق پاکستان میں سب سے زیادہ 7 کروڑ 17 لاکھ صارفین یوٹیوب استعمال کرتے ہیں، فیس بک صارفین 5 کروڑ 75 لاکھ، اسنیک ویڈیو صارفین ایک کروڑ 88 لاکھ ہیں۔ ٹک ٹاک صارفین ایک کروڑ 83 لاکھ، انسٹاگرام صارفین ایک کروڑ 56 لاکھ ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق ملک میں لنکڈ ان 76 لاکھ، بیگو اینڈ لائیک 42 لاکھ، ٹوئٹر 34 لاکھ افراد استعمال کرتے ہیں، پاکستان میں واٹس ایپ صارفین کی تعداد 4 کروڑ 62 لاکھ سے تجاوز کرگئی۔

OPEN ACCESS
Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

1- دستیاب وسائل کو افادہ عام اور توثیق کے لیے اپنانا اور زیر استعمال لانا جس طرح انگوٹھی مبارک[10] اور منبر رسول کا ابلاغ میں استعمال ملتا ہے۔[11] لہذا دعوتِ دین کی تاثیر اور اس کا پیغام مؤثر انداز میں پہنچانے کے لیے جہاں حکمت، موعظت اور اخلاقی پہلو اہم ہیں، وہیں دنیاوی وسائل کا مناسب اور مدبرانہ استعمال بھی سنتِ نبوی ﷺ کا حصہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نہ صرف گفتار سے بلکہ کردار و عمل سے بھی امت کی رہنمائی فرمائی، البتہ یہ مؤثر اور شریعت کے دائرے میں ہوں۔ آج کے دور میں جدید ٹیکنالوجی، میڈیا، تعلیمی نظام اور دیگر سہولیات کو دین کی اشاعت کے لیے بروئے کار لانا اسی حکمتِ نبوی ﷺ کی عملی جھلک ہے، جو ہر داعی، بالخصوص ریاست کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ دوسرا یہ کہ ذرائع ابلاغ کو مفید اور مثبت امور کے لیے استعمال کرنا جیسا کہ انبیا کی قرآن مجید میں مذکور سیرت سے معلوم ہوتا ہے۔ جس کی تلقین نبی مکرم ﷺ نے اس طرح کی کہ میری طرف سے پہنچاؤ، خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔[12]

اسی طرح اور سیرت النبی ﷺ میں مسلمانوں کی دادرسی کے لیے ذرائع ابلاغ کا استعمال بکثرت ملتا ہے۔[13] جبکہ جنگ کے خاتمے کے لیے ذرائع ابلاغ کا استعمال بھی نبی اکرم ﷺ کا طریقہ رہا ہے۔[14] اپنی مفید عامہ باتوں یا حکومتی احکامات کو زیادہ سامعین تک پہنچانا بھی "بلغوا" کے لفظ سے مستنبط ہوتا ہے۔[15]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے دور میں رائج ہر ممکن سبب کو افادہ عام بذریعہ ابلاغ استعمال فرمایا، لہٰذا آج کے دور میں بھی مثبت بیانیے کو زندہ رکھنے اور اسے آگے پہنچانے کے لیے ایسے ذرائع ابلاغ کو استعمال کرنا

[10] Muhammad ibn Ismail Bukhari, Sahih Al-Bukhari (Al-Matba'a al-Kubra al-Amiriyya, 1894) H: 5875.

[11] Bukhari, Sahih Al-Bukhari H. 917.

[12] Bukhari, Sahih Al-Bukhari H: 5875.

Shamsuddin, Ablagh-e-Aama Ki Nayi Jehtein; Muhammad Ibn Ishaq, Sirat Ibn Ishaq (Kitab al-Siyar Wa al-Maghazi) (Dar al-Fikr, 1978), 174.

[14] Bukhari, Sahih Al-Bukhari, H: 2847; p. 316-320 Muhammad ibn Abi Bakr Ibn Qayyim al-Jawziyya, Zad Al-Ma'ad Fi Hady Khair al-'Ibad, vol. 3 (Dar 'Ata'at al-'Ilm, 2019), vol. 3.

[15] Bukhari, Sahih Al-Bukhari H: 3685.

OPEN ACCESS CC BY NC **Bahria University Journal of Islam and Society** is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

جو زمانے سے ہم آہنگ ہوں، جیسے سوشل میڈیا اور سوشل ایپس، یہ عین اسلامی تعلیمات اور سماجی تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔

4-سوشل میڈیا کے مفید استعمال کی تعلیم میں حکومتی ذمہ داریاں

سوشل میڈیا آج کے دور میں ابلاغ، تفریح اور معلومات کے تبادلے کا سب سے مؤثر اور طاقتور ذریعہ بن چکا ہے۔ جسے اگر مثبت اور تعمیری مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ معاشرتی اصلاح، علمی ترقی، اور اخلاقی بہتری میں اہم کردار رکھتا ہے۔ معاصر مسلم حکومتوں بالخصوص پاکستانی معاشرے اور حکومت کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلے میں حکومت درج ذیل امور پر توجہ دیکر سوشل میڈیا کے استعمال کو بہتر بنا سکتی ہے۔ درج ذیل ایسے امور ہیں جن کی طرف توجہ مبذول کروا کر سوشل میڈیا کا استعمال مفید عام بنایا جا سکتا ہے۔

الف۔ تعلیمی نصاب میں ڈیجیٹل فنون شامل کرنا

ڈیجیٹل خواندگی (Digital Literacy) کسی فرد کی وہ صلاحیت ہے جس کے ذریعے وہ معلومات کو تلاش، جانچ اور مواصلات کے لیے ٹائپنگ یا ڈیجیٹل میڈیا پلیٹ فارمز کا استعمال کر سکتا ہے[16] حالیہ سروے کے مطابق پاکستان میں تمام تعلیمی سطحوں اور تمام اقسام کے اداروں میں کل 54.87 ملین طلبہ زیر تعلیم ہیں۔[17] آج کے طلبہ کے سامنے جو چیلنج در پیش ہے وہ مختلف علوم کے تصورات، نظریات اور بنیادی علم پر عبور حاصل کرنا ہے، ساتھ ہی ساتھ ان تمام ضروری معیارات اور حکمتِ عملیوں کو سمجھنا بھی ضروری ہے جو ان کے علمی یا تحقیقی میدان کے لیے موزوں اور مستند معلومات کے حصول میں معاون ثابت ہوں۔ ریاست کی ذمے داری ہے کہ ابتدائی تعلیمی اداروں سے لے کر جامعات کے طلبہ کے لیے میڈیا لٹریسی کی تعلیم نصاب کا حصہ متعین کرے تاکہ وہ مختلف اقسام کی معلومات ،ای-پبلی کیشنز، آن لائن ویڈیوز، آڈیو ریکارڈنگز، ڈیجیٹل لائبریریاں، ڈیٹا بیس مسائل کی تفہیم، مختلف آن لائن ذرائع سے مختلف معلومات حاصل کرنے کی صلاحیت، انٹرنیٹ کے بنیادی تصورات کو جان کر ان جدید آلات کا مفید

---

[16] David Buckingham, Defining Digital Literacy: What Do Young People Need to Know about Digital Media?, October 30, 2015.

[17] "Pakistan Economic Survey Highlights 2021-22," n.d., https://pie.gov.pk/SiteImage/Downloads/PES%20Highlights%202021-22%20New.pdf.

OPEN ACCESS cc BY NC Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

اور مثبت طریقے سے استعمال کر سکیں، اور نوجوانوں میں غلط اور صحیح معلومات میں فرق کرنے کا شعور پیدا ہو، تحقیق وتنقیح اور غور و فکر کا جذبہ ابھرے، پاکستان کا آئین بھی یہی کہتا ہے کہ نوجوانوں میں ذرائع ابلاغ کے ذریعہ تدبر اور غور و فکر کی تحریک چلائی جائے[18] تاکہ سوشل میڈیا پر موجود ہر بات کو درست جان کر اس کا اعتقاد نہ کر لیں، بل کہ اس کی تحقیق اور تمیز لازمی بنائیں۔ نیز بغیر تحقیق آگے پھیلانے، اس پر اعتماد کرنے کے شرعی اور اخلاقی نقصانات سے بھی آگاہ کیا جائے۔

ب۔ شعبہ صحت میں اصلاحات کے لیے استعمال یقینی بنانا

مملکت خداداد پاکستان صحت کے سلسلے میں ہر عام وخاص شخص کو شدید مسائل درپیش ہیں۔ اس سلسلے میں سوشل میڈیا کے ذریعے صحت کے متعلق آگہی مہمات اور ان میں نوجوانوں کی شرکت کے ذریعے اس پلیٹ فارم کو مفید عام بنایا جا سکتا ہے۔ جبکہ افراد اور اداروں کی طرف سے رکھی جانے والی معلومات عامہ کو استعمال کرتے ہوئے صحت کے شعبے میں مختلف اہم اور فوری بہتریاں لائی جاسکتی، بشرط یہ کہ اس کے ڈیٹا کی درستگی اور پرائیویسی کے مسائل کو سنجیدہ طریقے سے حل کیا جائے۔ حالیہ پالیسی سازی میں صحت اور فلاح و بہبود میں بہتری کے لیے مختلف شعبوں کے اشتراک پر زور دیا جارہا ہے۔[19] سب سے پہلے، سوشل میڈیا لوگوں کے صحت کے رویوں اور خیالات کو سمجھنے کا ایک طاقتور ذریعہ ہے، جس سے پالیسی ساز عوامی رائے اور ضروریات صحت کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا پر ہونے والی گفتگو سے معلوم ہو سکتا ہے کہ لوگ صحت مند طرز زندگی اپنانے میں کتنے سرگرم ہیں اور وہ کس طرح صحت کے مسائل کو دیکھتے ہیں۔ اسی طرح، سوشل میڈیا چیک اِنز، یعنی جب لوگ کسی مخصوص جگہ (جیسے کسی عوامی پارک یا ریسٹورنٹ) پر اپنی موجودگی پوسٹ کرتے ہیں، سے بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ لوگ صحت مند مقامات کو کتنا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، سوشل میڈیا کی مدد سے صحت کے مختلف عوامل جیسے جسمانی سرگرمی، خوراک، اور ذہنی سکون پر عوامی رائے کا تجزیہ کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں پالیسی سازی کے علاوہ ضروری ہے کہ صحت کے ادارے اور حکومتی تنظیمیں سوشل میڈیا کے ذریعے عوام میں بیماریوں کی روک تھام،

[18] Liaqat Ali Khan Niazi, Islam Ka Qanoon-e-Sahafat (Book Talk, 1995), 201.

[19] Douglas Yeung, Social Media as a Catalyst for Policy Action and Social Change for Health and Well-Being, (Santa Monica, CA), n.d.

OPEN ACCESS
Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

ڈپریشن کی وجوہات اور حفاظتی تدابیر کی آگاہی فراہم کریں، صحت عامہ سے متعلق وقتاً فوقتاً مہمات چلائیں۔ماہرینِ صحت کے لیے صحت سے متعلق نئی طبی ایجادات اور تحقیقات نشر کریں، نیز آن لائن میڈیکل مشاورت اور ٹیلی میڈیسن کو فروغ دیں تاکہ لوگوں کے لیے جعلی ادویات یاغلط معلومات سے بچاؤ ممکن ہوسکے۔[20]

ج۔ ملکی ثقافت کے فروغ کے لیے استعال یقینی بنانا

انفارمیشن ٹیکنالوجی کے جدید دور میں دنیا سمٹ کر ایک عالمی گاؤں کی شکل اختیار کرچکی ہے،اس دور میں جسے Communication Revolution age کہا جاتا ہے مغربی دنیا اپنی ثقافتی یلغار کے ذریعہ مختلف قوموں کی ثقافت اور بالخصوص غریب ممالک کو جڑ سے اکھاڑ رہی ہے اور مشرقی معاشرے کو مغربی لبادہ اوڑھایا جارہاہے،ان حالات میں مملکتِ خداداد پاکستان کا آئین تقاضہ کرتا ہے کہ ریاستِ پاکستان اس امر کو اپنا فرضِ اولین سمجھے کہ مسلمانوں کو انفرادی واجتماعی سطح پر ایک ایسی تہذیبی، فکری اور عملی زندگی سے ہمکنار کرے جو سراسر اسلامی اصولوں، ابدی اقدار اور الٰہی تعلیمات کی آئینہ دار ہو۔ اس مقصد کے لیے وہ ایسے مؤثر اور ہمہ جہت تعلیمی وتربیتی ذرائع فراہم کرے جن کے ذریعے اہلِ ایمان قرآنِ حکیم اور اسوۂ رسولِ مکرم ﷺ کی روشنی میں حیاتِ طیبہ کا صحیح مفہوم سمجھ سکیں اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو سنوار سکیں اور اپنی مسلم ثقافت کو ہرگز فراموش نہ ہونے دے۔[21]

د۔ حکومت اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کا باہمی اور مسلسل ربط ہونا

سوشل میڈیا پر نشر کردہ منفی مواد کا حل اور مثبت استعمال کی ایک اہم صورت یہ بھی ہے کہ حکومت اگر فیس بک، ٹوئٹر، انسٹاگرام، اور دیگر سوشل میڈیا کمپنیوں کے ساتھ مستقل روابط قائم کرے تو منفی مواد اور غلط معلومات کو حذف کرنے کے لیے مؤثر حکمت عملی بنائی جاسکتی ہے۔ کئی ممالک نے اپنے وطن کی سالمیت برقرار رکھنے اور عوام کے تحفظ کے لیے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو ریاستی سطح پر محدود کیا ہوا ہے، جیسے چین، مصر، ایران، شمالی کوریا،

[20] Yeung, Social Media as a Catalyst for Policy Action and Social Change for Health and Well-Being

ییلپ (Yelp) ایک آن لائن ریویو سائٹ ہے۔یہ پروپبلیکا (ProPublica) سے کرتا رہتاہے۔یہ تعاون اس بات کی ایک اچھی مثال ہے کہ عوامی اور نجی شعبے کس طرح مل کر سوشل میڈیا کے ذریعے صارفین کو مفید صحت کی معلومات فراہم کرسکتے ہیں۔ییلپ (Yelp) نے "سان فرانسسکو" اور "نیویارک" کے شہروں کے ساتھ وائٹ ہاؤس کی مدد سے ہوٹلوں کی صفائی کے اسکور کو ییلپ (Yelp) کے کاروباری صفحات پر شائع کرنے کے لیے شراکت کی۔

[21] Constitution of the Islamic Republic of Pakistan (National Assembly of Pakistan, 2004), art. 31.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

سعودی عرب وغیرہ نے سیاسی وجوہات کی بنا پر انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا تک رسائی پر پابندی عائد کی یا اس تک رسائی کو عارضی طور پر محدود کر دیا ہے۔[22] ضرورت ہے کہ ریاستی سطح پر ان ڈیجیٹل ہیڈ کوارٹرز کے ساتھ مضبوط روابط قائم ہوں تاکہ غلط معلومات کی بروقت نشاندہی ہو، اور انہیں فوری طور پر ہٹانے یا ان کے خلاف مناسب کارروائی کرنے کے لیے مؤثر طریقہ کار اپنایا جاسکے۔ اس کے علاوہ، عوامی آگاہی مہمات بھی شروع کی جائیں تاکہ لوگ سوشل میڈیا پر پھیلنے والی غلط معلومات کو پرکھنے اور ان کے اثرات کو سمجھنے کے قابل ہوں۔

ہ۔بے جا استعمال پر سخت قوانین کا نفاذ یقینی بنانا

سوشل میڈیا معاشرتی، دینی اور اخلاقی بے راہ روی پھیلانے میں کلیدی کردار رکھتا ہے۔ اور اس کا سدِباب جہاں ہر شہری کا فریضہ ہے وہیں ریاست کی اولین ذمے داری ہے۔ اگرچہ پاکستان کے آئین کی دفعہ 230 الف کے تحت اسلامی نظریاتی کونسل نے جو سفارشات منظور کیں ان میں یہ شامل ہے کہ "اخبارات، رسائے روکا جائے، فحاشی کے خلاف سخت قوانین وضع کیے جائیں"[23] ل اور دیگر ابلاغِ عامہ کو ناشائستہ اور غیر اخلاقی اشتہارات ومواد کی اشاعت س

اس سلسلے میں متعلقہ قوانین کی موجودگی کے باوجود ان پر عمل ناپید ہے۔ اس پر فتن دور میں ریاست کا اولین فرض ہے کہ بے بنیاد معلومات، افواہوں،[24] بے حیائی اور بے راہ روی کی روک تھام کے لیے عملی حکمتِ عملی اپنائے، جیسے چین میں سوشل میڈیا کے استعمال پر سخت قوانین اور ضوابط نافذ ہیں جو حکومت کے کنٹرول اور نگرانی کا حصہ ہیں، ان قوانین کا مقصد آن لائن مواد کی نگرانی، غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام اور قومی سلامتی کو یقینی بنانا ہے۔[25] اسی طرح سن ۲۰۲۱ میں سعودی حکومت نے سائبر کرائم قانون وضع کیا جس کے تحت توہین آمیز مواد کی

---

[22] "Countries Banning Social Media for Political Reasons," in Encyclopedia of Social Media and Politics (SAGE Publications, n.d.), https://sk.sagepub.com/ency/edvol/encyclopedia-of-social-media-and-politics/chpt/countries-banning-social-media-political-reasons; Cindy Chiu et al., Understanding Social Media in China, 2012

چین جیسے ترقی یافتہ ملک میں سائبر سیکیورٹی، سنسر شپ اور دیگر وجوہات کی بنا پر فیس بک، ٹویٹر اور یوٹیوب پر پابندی عائد ہے۔

[23] Niazi, Islam Ka Qanoon-e-Sahafat.

[24] Global_Risks_Report_2024 19th edition, January 2024, https://www.weforum.org/publications/ global-risks-report-2024/

[25] "China Cybersecurity and Policy Content," n.d., https://www.gov.cn/zhengce/content/202409/content_6977766.htm.

OPEN ACCESS BY NC Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

اشاعت، کسی ادارے کی ساکھ کو نقصان پہنچانے والے پیغام کی تشہیر، جعلی ویب سائٹس یا فشنگ حملے کی صورت میں دھوکہ دہی، فحش یا غیر اخلاقی مواد کی تخلیق ،ذاتی معلومات کو بغیر اجازت پھیلانے، ملک میں عدالتوں یا ریگولیٹری اداروں کے حوالے سے بے بنیاد بحث جیسے سنگین جرائم کی روک تھام شامل ہے تاکہ لوگوں کی عزت ،ان کی پرائیوسی کی حفاظت یقینی بنائی جاسکے۔ متعدد ممالک میں ان معاملات پر سخت سزائیں نافذ ہیں لہذا ریاست کو چاہیے کہ وہ اینٹی سائبر کرائم (Anti-Cyber Crime Law) جیسے قوانین نافذ العمل کرے اور ان کے خلاف اقدامات کرنے والوں کے لیے سزائیں تجویز کرے۔ نیز سوشل میڈیا پلیٹ فامز پر ایسے مردان کار لانے کا اہتمام کرے جو فکری، علمی، اخلاقی اور عملی لحاظ سے اسلامی تعلیمات سے محض مخلص اور وفادار ہوں تاکہ آئین پر عمل در آمد ہو اور مملکتِ خداداد کے قیام کا مقصد حاصل ہوسکے۔ 1975 میں "سالٹزر اور شریڈر" نے ایک بنیادی تحقیق میں محفوظ نظاموں کے ڈیزائن کے لیے آٹھ اصول متعارف کرائے تھے۔ تین دہائیاں گزرنے کے باوجود، یہ اصول آج بھی قابلِ اطلاق ہیں۔اگر ریاست سوشل میڈیا کی پالیسیز کو ان نکات کی مدد سے محدود اور محفوظ کرلے، تو کوئی بعید نہیں کہ ملک سے اس افراتفری اور انتشار کا خاتمہ ہو۔[26]

و۔ معاشی استحکام، نوجوانوں کو روزگار کے مواقع کی فراہمی کے لیے استعمال کرنا

دورِ جدید جہاں ڈیجیٹل میڈیا کا دور ہے وہیں مادیت پرستی بھی اس وقت کا اہم عنصر ہے۔ پاکستان میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بے روزگاری کی شرح میں اضافہ ہی دیکھا گیا جو 2016 میں 0.16٪ تھی، جبکہ 2017 میں 0.14% کی معمولی کمی ہوئی، لیکن 2018 میں یہ 4.08٪ تک بڑھ گئی۔ 2019 میں 4.45٪ کے ساتھ بے روزگاری اپنی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی۔[27] ایک سروے کے مطابق 25٪ سے زیادہ بے روزگار افراد نوکری کی تلاش کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہیں۔[28] لہذا ریاست کی ذمے داری ہے کہ وہ ترقی یافتہ دور میں ان نت نئے آلات ہی کے ذریعے نوجوانوں کو کاروباری مواقع فراہم کرے، کیونکہ جس ریاست کی معیشت مضبوط ہو، وہاں

---

[26] Richard A. Kemmerer, "Cybersecurity," 25th International Conference on Software Engineering, 2003.

[27] Hira Abdul Rawoof et al., "The Role of Online Freelancing: Increasing Women Empowerment in Pakistan," International Journal of Disaster Recovery and Business Continuity 12, no. 1 (2021): 1179–88.

[28] Yael S. Hadass, The Effect of Internet Recruiting on the Matching of Workers and Employers, 2004.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

کاروباری وسائل مہیا ہوں وہی دیگر اقوام کی قیادت کی اہلیت رکھتی ہے۔ذیل میں سوشل میڈیا کے ذریعے چند اہم کاروباری مواقع کا تذکرہ ہے، جنہیں اختیار کرنے سے بے روزگاری کی وبا کا خاتمہ، معاشی استحکام کا حصول اور سوشل میڈیا کا مؤثر استعمال نوجوانوں میں مثبت تبدیلی کے لیے کارگر ثابت ہوگا۔

اس سلسلے میں ریاست کی ذمے داری ہے کہ سرکاری سطح پر مالی معاملات سے متعلق قوانین کو اِی کامرس، اور فری لانسنگ کے ساتھ عملی طور پر موجود مسائل سے جوڑے اور منسلک تمام فریقین یا شراکت داروں کے تحفظات کے خاتمے کو یقینی بنائے اور تاکہ مالی معاملات، عزت نفس اور ادائیگی کے آسان طریقہ کار مہیا کرے تاکہ سوشل میڈیا کا مؤثر استعمال ملک سے بے روزگاری اور غربت کی شرح میں کمی کا باعث ہو، اور ملک بین الاقوامی سطح پر معاشی اعتبار سے مضبوط ہو۔

ز۔ فروغ سیاحت (Tourism) بذریعہ سوشل میڈیا یقینی بنانا

سیاحت (Tourism) کو فروغ دیا جائے یعنی سوشل میڈیا کے ذریعے ملک کی ثقافت، تاریخی مقامات، اور خوبصورت علاقوں کو دنیا کے سامنے اجاگر کیا جائے تاکہ بین الاقوامی سیاحوں کی ملک میں آمدورفت ہو، سیاحت کو فروغ مل سکے۔ سیاحتی صنعت نے ترقی پذیر ممالک میں پائیداری کو خوب فروغ دیا ہے، خاص طور پر زیادہ پائیدار مصنوعات کی رینج متعارف کرواکر۔ ان سیاحتی مصنوعات کو ایسے پائیداری کے عناصر سے آراستہ کیا جارہا ہے جو اقتصادی مساوات، مقامی خریداری، مثبت سماجی و ثقافتی اثرات، ثقافتی ورثے کے تحفظ، اورماحولیاتی تحفظ (ذمہ دارانہ وسائل کے انتظام) کے اعلیٰ معیار کو یقینی بناتے ہیں۔[29] ریاست کا فرض ہے کہ وہ ملک کی ترقی اور سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کے لیے اس کے ذریعہ ملک کے قدرتی خوبصورت اور مقدس مقامات کی تصاویر ،ان کی تاریخی جھلکیوں کو دنیا کے سامنے پیش کرے، جس سے ملک بھی آسودگی کی طرف گامزن ہوگا اور لوگوں کو کاروباری مواقع بھی مہیا ہوں گے۔

ح۔ معلومات کا تحفظ (Cybersecurity) یقینی بنانا

ہم اپنے سوشل سرکل سے جڑے رہنے کے لیے "Like", "Tweet", "+1" یا اسی طرح کے بٹن دبا دیتے ہیں،

29 Hussein Gibreel Musa, The Power of Social Media in Developing Nations and Destination Choice, 2021.

OPEN ACCESS CC BY NC Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

لیکن در حقیقت یہ سوشل باہمی روابط (interactions) آن لائن ٹریکنگ سائٹس کے لیے ایک اہم ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔(وہ اس طرح کہ کوکیز (Cookies) کا استعمال کیا جاتا ہے)یہ مختصر دستاویزات کی صورت میں ہوتی ہیں جو کسی کمپیوٹر میں محفوظ ہو جاتی ہیں اور مختلف آن لائن نیٹ ورکس پر صارف کی تمام سوشل سرگرمیوں کو ٹریک کرنے میں مدد دیتی ہیں، اور آپ کی ویب پرائیویسی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔اسی طرح دیگر ویب سائٹس پر لاگ ان ہونے کے لیے ذاتی معلومات (نام، خاندانی نام، تاریخِ پیدائش اور جگہ) کا اندراج بھی آن لائن شناخت کی چوری کا سبب بنتا ہے۔اور جب یہ ڈیٹا غلط ہاتھوں میں چلا جاتا ہے، تو بہ آسانی کسی کی شناخت کو چرایا اور جعلی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔یہ خطرہ عالمی سطح پر تسلیم کیا جا چکا ہے، اور مختلف ممالک نے اس کے تدارک کے لیے قوانین میں ترامیم بھی کی ہیں تاکہ ایسے جرائم کی روک تھام کی جا سکے۔[30]

ڈیٹا کی حفاظت، آن لائن رازداری اور سائبر خطرات سے بچاؤ کے طریقے، ہیکنگ سے محفوظ رہنے کی تدابیر بطورِ مضمون تمام تعلیمی اداروں میں(خواہ عصری ہوں یا دینی)پڑھائی جائیں کیونکہ یوں تو اگرچہ پاکستان میں Prevention of Dlectronlc Crimes (Amendment) Act, 2025 کے تحت سائبر کرائم بل یا قانون موجود ہے۔[31] لیکن اول تو اکثریت اس سے آگاہ ہی نہیں اور نہ ہی اس کو بنیاد بنا کر تعلیمی عمل میں تعلیم یا نصاب سے جوڑا گیا ہے۔

ویب 2.0 خدمات اور ایپلی کیشنز، جیسے کہ سوشل اور پروفیشنل نیٹ ورکنگ سسٹمز، وِکیز، اور بلاگز، ترقی پذیر ممالک کے تعلیمی اداروں کے شراکت داروں کے درمیان بحث کو فروغ دینے، آن لائن تعامل کو بہتر بنانے، اور باہمی تعاون کو بڑھانے میں مدد فراہم کر سکتے ہیں۔[32] مثلا جاپان جیسے ترقی یافتہ ملک اور دیگر صنعتی ممالک میں میڈیا ایجوکیشن تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔سنگاپور میں میڈیا ایجوکیشن کے فروغ کے لیے حکومتی سطح پر بڑے پیمانے پر

---

[30] S. Sultan, "Influence of Social Media on Modern Day Political Culture and Policy Building," International Journal of Social Sciences 21, no. 66 (2023).

[31] Prevention of Electronic Crimes Act, 2016 (with 2025 Amendments) (2016).

[32] Malik Aleem Ahmed, Social Media for Higher Education in Developing Countries – An Intercultural Perspective (Educating Educators with social media, 2011).

OPEN ACCESS cc BY NC **Bahria University Journal of Islam and Society** is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

اقدامات کیے جا رہے ہیں، جیسے سنگاپور میں 2008 InfocommMyWay (IDA کا قیام، میڈیا مہم، ویب پورٹل، اور اشتہاری مواد (جیسے سب وے اسٹیشنز اور فوڈ کورٹس میں پوسٹرز) وغیرہ کے ذریعے عوام میں جدید ٹیکنالوجی کے بارے میں آگاہی بڑھائی گئی تاکہ میڈیا کے ارتقا اور اس کے سماجی و ثقافتی اثرات کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔[33] ضرورت ہے کہ ریاستی سطح پر نظامِ تعلیم کے ابتدائی سالوں ہی میں سوشل میڈیا کو باقاعدہ ایک مضمون کے طور پر مقرر کیا جائے یا نفسیات، سیاسیات وغیرہ کے ضمن میں سوشل میڈیا پر درپیش مسائل کی آگاہی اور ان کے حل مطلع کیے جائیں تاکہ طلبا میں شعور اور آگاہی ہو، وہ اس کا مثبت اور منفی استعمال کرنے سے قبل ان قوانین اور جرائم پر مرتب عتاب کو ملحوظ رکھیں۔

ط۔ سماجی بدعنوانیوں کی جانکاری اور نشاندہی کے لیے استعمال کرانا

برائی انسانی معاشرے کا ایسا ناگزیر پہلو ہے جو ازل سے جاری ہے اور تا ابد قائم رہے گا، کیونکہ خیر و شر ایک دوسرے کی ضد ہیں، اور اگر شر کا وجود باقی نہ رہے تو خیر کی پہچان بھی ممکن نہیں ہوگی۔ انسانی فطرت اور سماجی ارتقا کے تناظر میں برائیوں کا وجود درحقیقت ایک آزمائش ہے، جو نہ صرف اچھائی کی شناخت کو ممکن بناتا ہے بلکہ انسان کو اخلاقی انتخاب کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔ اسی بنیاد پر سماجی برائیاں ہر عہد میں مختلف صورتوں میں ظہور پذیر ہو کر انسانیت کے لیے ایک چیلنج بنی رہی ہیں۔ جیسے: رشوت، ذخیرہ اندوزی، بلیک مارکیٹنگ، اسمگلنگ، مالی بدعنوانیاں، کرپشن، اخلاقی بے راہ روی، قتل وغیرہ کسی بھی معاشرے کو دیمک کی طرح کھا جاتی ہیں، حدیثِ مبارکہ میں ارشادِ گرامی ہے:

تم میں سے جو شخص برائی دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے، اگر وہ طاقت نہ رکھے تو پھر اپنی زبان سے، اگر وہ (اس کی بھی) استطاعت نہ رکھے تو پھر اپنے دل سے (بدلنے کے لیے منصوبہ بندی کرے اور اس سے نفرت رکھے)، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔[34]

[33] Dhiman, "Ethical Issues and Challenges in Social Media: A Current Scenario."

[34] Abu al-Husayn ibn al-Hajjaj Muslim, Sahih Muslim (Dar al-Taba'a al-'Amira, n.d.) H: 47.

OPEN ACCESS CC BY NC **Bahria University Journal of Islam and Society** is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

ریاست کا فرض ہے کہ وہ سوشل میڈیا کے استعمال کو نفع بخش ثابت کرتے ہوئے ان سماجی برائیوں کی نشاندہی کرے اور ان کے تدارک کے لیے ان میں ملوث افراد کے لیے ایسے قانونی اقدامات اور عملی حکمت عملی تشکیل دے جن کے نفاذ سے ان کا سدِباب ہو۔

ی۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے استعمال کی ترویج دینا

قرآن مجید نے امت محمدیہ کے خصائص میں بیان کیا ہے کہ: تم بہترین امت ہو لوگوں کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے لیے نکالی گئی ہو۔[35] اسلامی نقطہ نظر سے ذرائع ابلاغ کا اہم کردار سچائی اور اچھائی کو نشر کرنا اور علم وحکمت کا عام کرنا ہے نہ کہ بے حیائی، غیر اسلامی تہذیبوں اور ثقافتوں کا پروان چڑھانا اس لیے ضروری ہے کہ ریاست سوشل میڈیا کی مثبت اور شرعی ترویج میں کلیدی کردار کرے اور ہر قسم کی فتنہ انگیزی اور فحاشی کا سدِباب کرے کیونکہ قرانی تعلیمات یہ ہیں ہم اسلامی معاشرے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں نہ کہ کسی ذرائعِ ابلاغ سے فحاشی پھیلے۔پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل نے ابلاغ عامہ کے ذریعے تبلیغ کے فریضہ کو سرانجام دینے پر زور دیا ہے "حکومت اندرون وبیرون ملک تبلیغ دین کا انتظام اپنے ہاتھوں میں لے کیونکہ دینی اعتبار سے یہ حکومت کا فریضہ ہے۔ریڈیو اور ٹیلی وژن پر پابندی وقت کے ساتھ پنجگانہ اذان دینے کا بندوبست کیا جائے"[36] ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو کسی عصبیت کی طرف دعوت دے وہ ہم میں سے نہیں اور جو کسی عصبیت پر مر جائے وہ ہم میں سے نہیں[37]

اس حدیث کی رو سے ریاست ایسی ویڈیوز اور مواد پر پابندی عائد کرے جن سے قومی، لسانی عصبیت کا باب کھلتا ہو۔مولانا اشرف علی قریشی نے ذرائع ابلاغِ عامہ کے بارے میں مایوسی کا اظہار فرمایا: مملکتِ خداد پاکستان اسلامی نظریاتی مملکت ہے۔اسلام کے مقدس نام پر یہ مملکت عرضِ وجود میں آئی ہے۔مگر افسوس ہے کہ اس میں ذرائع

---

35 Al-Qur'an (n.d.), 3: 110.

36 Niazi, Islam Ka Qanoon-e-Sahafat, 135.

37 Sulayman ibn al-Ash'ath Abu Dawud, Sunan Abi Dawud Ma'a Sharhihi 'Awn al-Ma'bud, vol. 4 (Al-Matba'a al-Ansariyya, n.d.) H: 5121.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

ابلاغ کا کردار اس کے قیام کے ابتدائی ایام ہی سے منفی رہا۔[38] ریاست کی ذمے داری ہے کہ سوشل میڈیا، الیکٹرونک میڈیا وغیرہ جیسے حساس اداروں کا نظام دینی مزاج کے حامل افراد کے سپرد کرے کیونکہ اگر اِن کا قبلہ درست ہو گا تو معاشرہ درست سمت سفر کرے گا اور بگاڑ اور انتشار سے محفوظ رہے گا۔

ریاستی سطح پر اگر سوشل میڈیا کے موثر اور مثبت استعمال کے ذریعے ان امور کو سنجیدگی کے ساتھ بروئے کار لایا جائے تو یہ بعید نہیں کہ ملک سے افلاس اور بے روزگاری کی شرح میں کمی لائی جاسکے اور ریاست اور ملکی معیشت مستحکم ہو۔

5. خلاصہ، نتائج اور سفارشات تحقیق

سوشل میڈیا آج کی دنیا میں ایک ناگزیر حقیقت ہے، جس نے ہماری زندگی کے تقریباً ہر پہلو کو متاثر کیا ہے۔ ریاست کی ذمے داری ہے کہ وہ اپنے شہریوں کو اس ٹیکنالوجی کے مثبت استعمال کی تعلیم و تربیت دے، تاکہ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے اور منفی اثرات سے بچا جاسکے۔ سیرت النبی ﷺ ہمیں معلومات کے تبادلے، تعلیم و تربیت اور اخلاقی اصولوں کے بارے میں تعلیمات فراہم کرتی ہے، جو آج بھی سوشل میڈیا کے استعمال میں ہماری راہنمائی کر سکتی ہے۔ صداقت، امانت، حکمت، رحمت، تحقیق و تنقیح اور تعلیم و تربیت کے گراںمایاں اصول ہمیشہ ہماری رہبری کرسکتے ہیں۔ سوشل میڈیا کے مفید استعمال کی تعلیم و تربیت میں ریاستی ذمے داریاں شعبہ صحت اور تعلیمی نصاب میں اصلاحات، قانون سازی، کاروباری مواقع کی فراہمی، سوشل میڈیا پر پرامن پیغامات، ہیکنگ اور دھوکہ دہی کے خلاف سخت اقدامات کی صورت میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

آج کی ڈیجیٹل دنیا میں بھی معرفت کا حصول اور اس کا صحیح استعمال آسان نہیں، لیکن سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں یہ ممکن ہے کہ ریاست سوشل میڈیا کی تعلیم و تربیت کے لیے مملکتِ خداداد پاکستان کے وضع کردہ قانون پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ایسے مضبوط اور مستحکم اصول وضع کرے جو ملک و قوم کی ترقی اور بہتری کا باعث بنیں۔ اسی ضمن میں چند اہم سفارشات عرض گزار ہیں:

[38] Niazi, Islam Ka Qanoon-e-Sahafat, 136.

OPEN ACCESS
Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

سوشل میڈیا کے ذریعہ شرعی، اخلاقی، معاشی، معاشرتی، اور تعلیمی سرگرمیوں کو تقویت دی جائے۔

ریاستی ادارے ڈیجیٹل میڈیا کے لیے اپنے وضع کردہ قوانین پر عمل پیرا ہو کر عوام کو اس کی طرف متوجہ کریں۔ فحش گری، فتنہ انگیزی، ملک کی سالمیت کو خطرے میں ڈالنے والے، اور گستاخانہ مواد پھیلانے والوں کے خلاف فوری سخت اقدامات کیے جائیں۔

Fact-Checking Mechanisms کو متعارف کروایا جائے، غلط معلومات (Fake News) اور پروپیگنڈے کے پھیلاؤ کی روک تھام کے لیے باقاعدہ سنسر شپ (گریٹ فائر وال) کے نظام کا قیام یقینی بنایا جائے۔ ایسے عملی قوانین اور ضوابط بنائے جائیں جو جھوٹے پروپیگنڈے اور گمراہ کن معلومات پھیلانے والوں کے خلاف کارروائی کریں۔

پاکستان میں پیکا ایکٹ بل جو اگرچہ ملک میں سائبر قوانین کو بین الاقوامی معیارات سے ہم آہنگ کرنے، ڈیجیٹل سیکیورٹی کو مضبوط بنانے، اور عوام کو آن لائن ہراسگی و خطرات سے بچانے کے لیے متعارف کرایا گیا ہے۔[39] لیکن اس میں مزید اصلاح اور بہتری کی ضرورت ہے کیونکہ بہت سے ایسے افراد جن کے موبائل فون گم یا ہیک ہو جاتے ہیں، بعد ازاں ان کے نام سے پھیلائی جانے والی منفی معلومات اور ان کے خلاف قانونی کاروائی ایک مذموم عمل ہے، ریاست ایسی موثر پالیسی بنائے کہ ہیکنگ اور بلیک میلنگ کرنے والے افراد تک فوری رسائی ممکن ہو اور ان کے خلاف سخت کاروائی یقینی بنائی جائے۔

تعلیمی اداروں میں سائبر کرائم اور دیگر قوانین سے آگاہ کیا جائے، نیز مدارس، اسکولز اور یونیورسٹیز میں سوشل میڈیا لٹریسی، ڈیجیٹل سیفٹی کورسز کو بطورِ نصاب پڑھایا جائے۔

سوشل میڈیا کے ذریعہ عوام کو محفوظ اور قابلِ اعتماد کاروباری مواقع فراہم کیے جائیں۔ بالخصوص ڈیجیٹل اسکلز رکھنے والے افراد کے ہنر کو سراہا جائے، ان کو کاروباری مواقع فراہم کیے جائیں، تاکہ وہ اپنے ملک میں رہتے ہوئے اپنی خدمات سرانجام دیں۔

---

[39] https://na.gov.pk/uploads/documents/679255ee36f45_595.pdf

OPEN ACCESS — Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

سوشل میڈیا کا مثبت اور شرعی استعمال کرنے والے کاروباری اور دیگر بڑے اداروں کو سرکاری سطح پر انعام سے نوازا جائے۔

اداروں کے ریگیولیٹری سسٹم کو مستحکم کیا جائے، اور ٹیکسیشن کے مسائل کا قابلِ اصلاح حل تجویز کیا جائے۔

ریاستی سطح پر فیس بک، یوٹیوب جیسے بڑے پلیٹ فامز کے ساتھ مضبوط روابط قائم کیے جائیں، اور ان کے ذریعے جعلی خبروں کے پھیلاؤ، معاشرہ کے لیے نقصان دہ مواد میں ملوث افراد کے خلاف کاروائی کی درخواست کی جائے تاکہ خلافِ قانون نشریات کو فوراحذف کر کے ان اکاؤنٹس کو معطل یا بند کر دیا جائے۔

سوشل میڈیا سے وی لاگنگ کے نام پر بے حیائی کے سیلاب کو تھامنے کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں۔

یوٹیوب جیسے پلیٹ فارم پر ویڈیوز، مزاحیہ پروگرامز یا نیوز وغیرہ کے وقفے میں سوشل میڈیا پر خلافِ قانون مواد شئیر کرنے والوں کے خلاف آگاہی دی جائے۔ نیز سوشل میڈیا کے مثبت استعمال، جائز اور مستند کاروباری مواقع وغیرہ کی تشہیر کی جائے۔

عوام کا بہت بڑا طبقہ اسلامی تاریخ سے ناواقف ہے، ضرورت ہے کہ ریاستی ادارے سیرت النبی ﷺ، خلفاء راشدین اور اسلامی تاریخ کے واقعات مستند کتابوں سے درست اور شرعی حدود کی رعایت کرتے ہوئے کہانی اور واقعات کی صورت میں ان پلیٹ فارمز کے ذریعہ عوام تک پہنچائیں تاکہ قوم اسلامی تعلیمات، ثقافت اور اپنی تاریخ سے آگاہ ہو۔

OPEN ACCESS
Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

6. مصادر ومراجع

Abu Dawud, Sulayman ibn al-Ash'ath. *Sunan Abi Dawud Ma'a Sharhihi 'Awn al-Ma'bud*. Vol. 4. Al-Matba'a al-Ansariyya, n.d.

Ahmed, Malik Aleem. *Social Media for Higher Education in Developing Countries – An Intercultural Perspective*. Educating Educators with social media, 2011.

Al-Qur'an. n.d.

Buckingham, David. *Defining Digital Literacy: What Do Young People Need to Know about Digital Media?* October 30, 2015.

Bukhari, Muhammad ibn Ismail. *Sahih Al-Bukhari*. Al-Matba'a al-Kubra al-Amiriyya, 1894.

"China Cybersecurity and Policy Content." n.d. https://www.gov.cn/zhengce/content/202409/content_6977766.htm.

Chiu, Cindy, Chris Ip, and Ari Silverman. *Understanding Social Media in China*. 2012.

City42. *Pakistan Social Media Users Statistics 2023*. 2023. https://www.city42.tv/08-Jun-2023/108511.

Constitution of the Islamic Republic of Pakistan. National Assembly of Pakistan, 2004.

"Countries Banning Social Media for Political Reasons." In *Encyclopedia of Social Media and Politics*. SAGE Publications, n.d. https://sk.sagepub.com/ency/edvol/encyclopedia-of-social-media-and-politics/chpt/countries-banning-social-media-political-reasons.

Dhiman, Bharat. "Ethical Issues and Challenges in Social Media: A Current Scenario." *J.C. Bose University of Science and Technology*, October 30, 2023.

Hadass, Yael S. *The Effect of Internet Recruiting on the Matching of Workers and Employers*. 2004.

Ibn Ishaq, Muhammad. *Sirat Ibn Ishaq (Kitab al-Siyar Wa al-Maghazi)*. Dar al-Fikr, 1978.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

Ibn Qayyim al-Jawziyya, Muhammad ibn Abi Bakr. *Zad Al-Ma'ad Fi Hady Khair al-'Ibad*. Vol. 3. Dar 'Ata'at al-'Ilm, 2019.

Kemmerer, Richard A. "Cybersecurity." *25th International Conference on Software Engineering*, 2003.

Musa, Hussein Gibreel. *The Power of Social Media in Developing Nations and Destination Choice*. 2021.

Muslim, Abu al-Husayn ibn al-Hajjaj. *Sahih Muslim*. Dar al-Taba'a al-'Amira, n.d.

Niazi, Liaqat Ali Khan. *Islam Ka Qanoon-e-Sahafat*. Book Talk, 1995.

"Pakistan Economic Survey Highlights 2021-22." n.d. https://pie.gov.pk/SiteImage/Downloads/PES%20Highlights%202021-22%20New.pdf.

"Pakistan Telecommunication Authority (PTA)." n.d. https://www.pta.gov.pk/.

Prevention of Electronic Crimes Act, 2016 (with 2025 Amendments) (2016).

Rawoof, Hira Abdul, Kazi Afaq Ahmed, and Nazia Saeed. "The Role of Online Freelancing: Increasing Women Empowerment in Pakistan." *International Journal of Disaster Recovery and Business Continuity* 12, no. 1 (2021): 1179–88.

Shamsuddin, Dr. *Ablagh-e-Aama Ki Nayi Jehtein*. Muqtadra Qaumi Zaban, 2009.

"Social Media." Encyclopaedia Britannica, n.d. https://www.britannica.com/topic/social-media.

"Social Media Timeline." n.d. https://historytimelines.co/timeline/social-media.

"Social Networks." Statista, n.d. https://www.statista.com/topics/1164/social-networks.

Sultan, S. "Influence of Social Media on Modern Day Political Culture and Policy Building." *International Journal of Social Sciences* 21, no. 66 (2023).

Yeung, Douglas. *Social Media as a Catalyst for Policy Action and Social Change for Health and Well-Being*. (Santa Monica, CA), n.d.

OPEN ACCESS cc BY NC **Bahria University Journal of Islam and Society** is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/